احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 23 ستمبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 209 | منگل 20 جمادی الاول 1418ھ 23 تبوک 1376ھش 23 ستمبر 1997ء

خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے ہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھوٹ اس وقت انسان کا ساری دنیا میں سب سے بڑا دشمن ہے
اپنے اندر صداقت کی طاقت پیدا کریں

ہمیں مغربی دنیا میں کثرت سے پھیلنے کے لئے جہاں اور باتوں کی ضرورت ہے وہاں سچائی پر قائم رہنے کی ضرورت ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 27 جون 1997ء مطابق 27 احسان 1376ھش بمقام بیت الفضل لندن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کینیڈا کا اکیسواں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ ٹیلی ویژن پر سب دنیا کو اس وقت یہ جلسہ اور یہ خطبہ جس سے جلسے کا آغاز ہو رہا ہے' دکھایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا میں ایسی جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جن میں پہلے اسٹیناز موجود نہیں تھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے لگوائے جا چکے ہیں اور ایسے احمدی گھروں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے جہاں پہلے اسٹیناز موجود نہیں تھے مگر اب لگوائے جا چکے ہیں۔ اس کے باوجود یہ انتظام بہت محدود ہے اور جماعتی تقاضے بہت وسیع ہیں۔ اس سلسلے میں آپ سے مزید گفتگو کروں گا لیکن پہلے ایک اور اعلان بھی کرنا ہے کہ آج ہی جماعت احمدیہ گوائٹے مالا کا آٹھواں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے جو تین دن 27' 28 اور 29 جون تک جاری رہے گا۔ انہوں نے بھی درخواست کی ہے کہ اپنے خطاب میں ہمیں بھی شامل سمجھیں۔ درحقیقت میں تو جب بھی کسی جماعت سے خطاب کرتا ہوں تو سب دنیا کو شامل سمجھتا ہوں اگرچہ بسا اوقات مقامی تقاضے پیش نظر رہتے ہیں مگر ویسے ہی یا ان سے ملتے جلتے تقاضے سب دنیا میں ہیں۔ اور چونکہ سب دنیا کی جماعتیں یا کم سے کم ان کا ایک بڑا حصہ میرے پیغامات کو یا میرے خطابات کو براہ راست سن رہا ہوتا ہے اس لئے اب یہ ممکن ہی نہیں رہا کہ کسی ایک جماعت کے مقامی تقاضوں ہی تک بات ختم کی جائے۔ مقامی تقاضے وقتی طور پر ابھر کر سامنے آتے ہیں مگر ویسے ہی تقاضے دنیا میں اور جگہ بھی ہیں۔ چنانچہ ابھی کل پرسوں کی ڈاک ہی میں ایک خط ملا تھا جو ایک غیر از جماعت دوست کا جو احمدی ہوئے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ میں تو جب بھی خطاب کرتا ہوں تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے مخاطب کر کے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خطاب کر رہا ہوں۔ یعنی جو مسائل دنیا کے احمدیوں کے میں بیان کر رہا ہوتا ہوں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ گویا مجھے ان کے حال کی خبر ہے۔ دراصل کسی کے حال کی خبر سوائے خدا کے کسی کو خبر نہیں اور میں چونکہ (کلام الٰہی) کی تعلیم کے مطابق انسانی نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بات کرتا ہوں اور یہ سب دنیا میں قدر مشترک ہے اس لئے بسا اوقات ہر سننے والا یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ گویا میں اسی سے مخاطب ہوں۔ پس آج کے خطاب میں اگرچہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو بطور خاص مخاطب ہوں مگر گوائٹے مالا لازمی اس میں شامل ہے اور دیگر جماعتیں بھی۔

سب سے پہلے میں آپ کو ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو روزمرہ ہم کہتے ہیں اور کرتے نہیں اور یہ عمل یعنی یہ فعل کہ انسان کہے اور کرے نہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ باتوں میں سے ہے۔ ہم جب بھی (عبادت) کا آغاز کرتے ہیں' جب بھی تلاوت کا آغاز کرتے ہیں تو (۔) پڑھتے ہیں جس کا سیدھا سادھا مطلب یہ ہے کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان رجیم سے جو دھتکارا ہوا شیطان ہے لیکن بسا اوقات انسان یہ سوچتا نہیں کہ میں کیا دعا کر رہا ہوں اور یہ شیطان ہے کون اور کہاں بستا ہے' یہ کیسے میرے پاس آئے گا کہ میں اسے دھتکاروں گا۔ جو بات انسان بھول جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ اس سے بیرونی شیطان مراد لیتا ہے اور بیرونی شیطانوں کو ہمیشہ انسان دھتکارتا ہی ہے لیکن اندرونی شیطان کی بات نہیں کرتا اور (کلام الٰہی) نے نمایاں طور پر سب سے زیادہ اندرونی شیطان ہی کو پیش فرمایا ہے۔

فرماتا ہے کہ وہ ایسے لباس میں آتا ہے' ایسے بھیس بدل بدل کر آتا ہے' ایسی سمتوں سے آتا ہے کہ تم اسے دیکھ نہیں رہے ہوتے اور وہ تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ پھر انسان کا نفس اپنے نفس کے وجود سے واقف ہے یہ پہلی مراد ہے (۔) مگر ہر نفس کا الگ الگ شیطان ہے اس کو پہچانتا نہیں۔ نہیں جانتا کہ وہ کب اور کیسے کیسے اس پر حملہ کرے گا۔ پس یہ وہ حقیقت ہے جس کو نمایاں طور پر جماعت احمدیہ کینیڈا کو خصوصیت کے ساتھ کیونکہ میں آج ان سے مخاطب ہوں اور سب دنیا کی جماعتوں کو پیش نظر رکھنی چاہئے۔ بہت سی خرابیاں میں نے دیکھی ہیں اسی حقیقت کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ہیں اور یہ دیکھیں کہ حقیقت میں جو روزمرہ کی زندگی میں دیکھنے والے کو دکھائی دے رہی ہوتی ہیں مگر جس کا شیطان کوئی حرکت کر رہا ہے اسے دکھائی نہیں دیتیں۔ بعض دفعہ جماعتی جھگڑوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے ایک شخص نے نظام جماعت کی بے حرمتی کی۔ کھڑے ہو کر صدر سے یا امیر سے سخت بدتمیزی سے پیش آیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا بالکل غلط ہے ایسی تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی میں تو بڑے آرام سے ان کی باتوں کا جواب دے رہا تھا اور میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ اور جو دیکھنے والے تھے انہوں نے اس کا شیطان دیکھ لیا تھا۔ ان سب نے یک زبان ہو کر اعلان کیا اور مجھے خطوط کے ذریعہ بتایا کہ یہ الزام بالکل درست ہے۔ اس شخص نے انتہائی بدتمیزی سے کام لیا یہاں تک کہ ہمارے لئے مشکل ہو رہا تھا کہ ہم ضبط کریں اور اسے اٹھا کر بیت الذکر سے باہر نہ پھینک دیں۔ اور وہ اصرار کر رہا ہے اور کہتا ہے اس جماعت میں تو پھر انصاف ہی کوئی نہیں۔ بالکل غلط بات ہے مجھ پہ الزام لگایا جا رہا ہے' میں اپنے نفس کو جانتا ہوں میں نے تو ایسی کوئی بات کی نہیں۔ میں تو ایسی بات کر ہی نہیں سکتا۔ تو دیکھو (کلام الٰہی) کی بات کتنی سچی ہے کہ انسان شیطان کو جانتے ہوئے بھی نہیں جانتا۔ اس کے اندر بستا ہے پھر بھی نہیں پہچانتا اور جب وہ اندر سے آواز دیتا ہے تو وہ نہیں سمجھتا کہ کسی اور کی آواز ہے۔ پس (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے) کو غور اور عقل سے پڑھا کریں اور سوچا کریں کہ کس شیطان رجیم سے آپ نے پناہ مانگی ہے۔ وہ لوگ جو بیرونی طور پر آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں کیسے ممکن ہے کہ آپ انہیں دیکھ نہ سکیں' آپ تو ہمیشہ ان سے بچ بچ کر چلتے ہیں۔ پس ان سے پناہ میں آنا کوئی خاص نیکی کی بات نہیں' وہ تو ایک قطعی' فوری ایسی ضرورت ہے جو آپ کے طبعی تقاضوں سے پیدا ہوتی ہے اور کسی نیک اور بد کا سوال نہیں ہر شخص خواہ دہریہ بھی ہو ایسے شیطان سے جو بیرونی شیطان اس پر حملہ آور ہو اس سے پناہ مانگتا ہے۔ کبھی خدا کے لئے مانگتا ہے تو انسان کی پناہ مانگتا ہے گویا پہچانتا ضرور

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ وہی شیطان ہے جو دل کا شیطان' جو نفس کا شیطان ہے جسے انسان دیکھ نہیں سکتا اور اسی وجہ سے بعض دفعہ ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اب ایسے شخص کی مثال میں نے دی ہے نہ جماعت کا نام لیا ہے' نہ اس شخص کا کہ اس مثال پر بہت سے لوگ اگر غور کریں تو شاید اپنے آپ ہی کو مخاطب سمجھیں کیونکہ بہت سی جماعتوں میں ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میری بات سننے والے خود نصیحت نہیں پکڑیں گے کیونکہ ان کو دنیا کے شیطان تو صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اگر گھر کا کوئی جھگڑا ہوا ہے' بیوی نے کوئی زیادتی کی ہے تو وہ انہیں صاف دکھائی دے گی بلکہ نہ بھی کی ہو تو دکھائی دے گی اور رشتے داروں نے کوئی زیادتی کی ہو' کسی شادی بیاہ کے موقع پر یا غمی کے موقع پر وہ حق ادا نہ کیا ہو جو سمجھتے ہیں انہیں کرنا چاہئے تو بعض اس پر سالہا سال تک جھگڑا چلاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جن کے متعلق اطلاع ملتی ہے اور آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ بھائی نے بہن سے بات نہیں کی کیونکہ کسی ایسے موقع پر اس نے سمجھا کہ بہن کو میری طرف داری کرنی چاہئے تھی اور سالوں اس سے بات نہیں کی۔ ایسی ملاقات میں میں نے اس کو بتا دیا کہ آج کے بعد تمہاری یہ شکایت ملی تو پھر میں بھی تم سے اسی طرح سالوں بات نہیں کروں گا۔ تمہارا اگر بہن سے تعلق ٹوٹا ہے تو مجھ سے بھی ٹوٹ گیا کیونکہ خدا سے ٹوٹ گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرتے وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اتنا اچھالتے ہیں کہ وہ ان کے درمیان دیواریں حائل کر دیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بھی رحمان ہوں۔ رحمی رشتوں سے ایک میرا بھی رحمانیت کا رشتہ ہے۔ جس طرح رحم سے بچے پیدا ہوتے ہیں اسی طرح رحمانیت سے ساری تخلیق ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یاد رکھو اگر تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارا بھی کوئی لحاظ نہیں کرے گا۔ تو میں ایسے لوگوں کو سمجھاتا ہوں کہ اس میں میری طرف سے کوئی غیر معمولی زیادتی کا سوال ہی نہیں' میں تو وہی کروں گا جو اللہ کرتا ہے' جو اللہ ہم سے چاہتا ہے۔ پس تم رحمی تعلقات کو کاٹو گے تو میں تم سے تعلقات کو کاٹ لوں گا۔ اور عجیب ظلم کی بات ہے کہ یہ تو ان کو دکھائی دے دیتا ہے مگر روتی' بلکتی بہن دکھائی نہیں دیتی' جب ان کو اس طرح بتایا جائے تو کچھ تھوڑی سی ہوش آتی ہے کیونکہ ماں باپ کی نصیحتوں کو وہ بالکل نہیں سنتے۔

تو دنیا میں جو بہت سے تعلقات بگڑنے کی وجہ ہے وہ بنیادی طور پر یہی ہے کہ اپنے نفس کا شیطان انسان کو دکھائی نہیں دیتا۔ کوئی ان سے وہ سلوک کرے تو واویلا کریں گے' شور مچائیں گے' کہیں گے کیسی جماعت ہے جہاں ایسے ایسے لوگ داخل ہیں جو اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمودہ حقوق کو ادا نہیں کرتے اور عائد شدہ قدروں کی پرواہ نہیں کرتے اور جب ان سے پوچھا جائے کہ تم کیا کرتے ہو تو بعض دفعہ معصومیت سے کہیں گے ہم تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔ ہم تو کبھی بھی خدا تعالیٰ کی جان بوجھ کر نافرمانی نہیں کرتے۔ کوئی غلطی سے بات ہو جائے تو ہو جائے۔ لیکن یہ بات جھوٹ ہے اور واقعۃً انسان جان بوجھ کر ہر فیصلے کے موقع پر نافرمانی کا قدم اٹھاتا ہے۔

اب جھوٹ کی بات چل رہی ہے تو یاد رکھیں کہ جھوٹ اس وقت انسان کا' ساری دنیا کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ جھوٹ کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ محض دین کی تعلیم ہے' (۔) جھوٹ نہیں بولنا چاہئے یہ جھوٹ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا ایک اور انداز ہے۔ جھوٹ تو دنیا کے زہروں کی طرح ہے۔ وہ زہر نیکی اور بدی کی تمیز نہیں کرتے' وہ زہر ضرور ہلاک کرتے ہیں۔ اگر اتنی مقدار میں استعمال ہوں کہ ہلاک کرنے والے ہوں۔ وہ زہر ضرور لمبا' دائمی اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ جب ان کی سرشت میں لمبا عرصہ داخل کر دیا گیا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے' تو وہ تو اپنا کام دکھاتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹ بھی ایک تو گناہ ہے یعنی ہر (صاحب ایمان) جو اللہ پر ایمان لاتا ہے' (۔) اس کے لئے جھوٹ ایک گناہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس گناہ کا حساب کتاب زیادہ تو یوم آخرت میں ہوگا۔ لیکن میں ایک بات آپ کو بتا رہا ہوں کہ جھوٹ ایک زہر بھی ہے اور وہ زہر ایسا ہے جو روزمرہ اثر دکھاتا ہے اس کا منفی اثر ضرور جاری ہوتا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔

ساری دنیا میں سب سے بڑا فساد جھوٹ ہے اور دراصل اس لئے کہ جھوٹ شیطان کی عبادت کا ایک اور نام ہے میں جماعت کو پہلے بھی بارہا سمجھا چکا ہوں کہ تم کہتے ہو (۔) کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی غفلتیں جو سرزد ہو جاتی ہیں ان کے متعلق تو آپ استغفار سے کام لے سکتے ہیں مگر اگر یہ اقرار ہی جھوٹ ہو اور سراسر جھوٹ ہو اور انسان جانتا ہو کہ جب بھی مدد کی ضرورت پڑتی ہے ہم غیر اللہ کی طرف منہ کرتے ہیں تو ایسے شخص کو دنیا کی سزا تو ملتی ہی ہے آخرت کی سزا بھی ملے گی اور اس کی ساری (عبادات) اکارت جائیں گی اور جھوٹ جو ہے کئی طرح کے بھیس بدلتا ہے۔

آجکل میرا زور ہے (دعوت الی اللہ) کے اوپر' میں جماعتوں سے توقع رکھتا ہوں کہ خوب (دعوت الی اللہ) کریں اور کثرت سے دنیا میں پھیلیں کیونکہ ہمارے پاس اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ یعنی اس صدی کے موڑ تک پہنچتے پہنچتے ابھی ہم نے اتنے سفر کرنے ہیں کہ اگر ہم مہینوں کے سفر دنوں میں نہ کریں اور صدیوں کے سالوں میں نہ کریں تو ہم اپنے فرض منصبی کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے کیونکہ ہم نے اب تک بہت سے کام کر لینے تھے جو نہیں کر سکے' بہت سا وقت ضائع کر چکے ہیں۔ ایک طالب علم جو سارا سال نہ پڑھے کم سے کم آخری رات تو اٹھ جاتا ہے اور ساری رات لگا کر کوشش کرتا ہے کہ میں جو کچھ وقت کھو چکا اس کا کچھ حاصل کر لوں۔ لیکن ہم نظام کے طور پر نظام کو بھی جوابدہ ہیں اور افراد کے طور پر اللہ تعالیٰ کو بھی جوابدہ ہیں اور یہ دوسری جوابدہی بہت زیادہ سخت ہے۔ اس جوابدہی میں جو جماعت کو ہے کئی لوگ جھوٹ سے کام لیتے ہیں اور بعض دفعہ جانتے نہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ وہ امر ہے جس کی طرف خصوصیت سے میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ رپورٹوں میں مبالغے ہوتے ہیں' لکھا جاتا ہے کہ جب ہم نے اتنا کام کر لیا اور خدا کے فضل سے اتنے نئے احمدی ہو گئے اور جب ان کو دیکھنے کی کوشش کی جائے تو وہ دکھائی نہیں دیتے۔ جب دیکھا جائے کہ جماعت کے روزمرہ کے کاموں میں ان کے داخل ہونے سے کیا فرق پڑا ہے تو کوئی بھی فرق دکھائی نہیں دیتا۔ اب یہ ایک جھوٹ کی قسم ہے لیکن اس پر شیطان کئی قسم کے پردے ڈال لیتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو اور ایسے بہت سے واقعات میرے علم میں ہیں یہ کہا گیا کیوں جی ہم اچھی باتیں کہہ رہے ہیں نا' جماعت احمدیہ ٹھیک ہے نا' وہ کہتے ہیں ہاں جی بالکل ٹھیک ہے۔ اچھا بھئی تمہارا نام لکھ لیتے ہیں اور اس بیچارے کو کچھ بھی پتہ نہیں کہ کس چیز میں نام لکھا گیا ہے اس نے تائید تو صرف اس بات کی ہے کہ ہاں آپ اچھے لوگ ہیں۔

لیکن اگر اس کے برعکس اس کو یہ بتایا جاتا ہے کہ ہمیں دنیا کیا کہتی ہے' ان کو بتایا جاتا کہ دیکھو ہم وہ ہیں جن کو (اللہ پناہ دے) اسلام میں رخنہ ڈالنے والا شمار کیا جاتا ہے۔ ہمارے متعلق کہا جاتا ہے کہ تم نے نیا دین بنا لیا ہے۔ ہمارے متعلق کہا جاتا ہے کہ خاتم النبیین کو بطور خاتم النبیین حقیقت میں تسلیم نہیں کرتے' جھوٹ بولتے ہو کہ خاتم النبیین ہیں کیونکہ ان کو خاتم مانتے ہوئے بھی تم نے ایک نیا نبی کھڑا کر لیا ہے۔ اب یہ وہ تلخ باتیں ہیں جو جماعت کے متعلق کہی جاتی ہیں۔ یہ سنائیں اور پھر اقرار کر لیں کہ ہم جانتے ہیں (۔) ان سب باتوں کے باوجود ہم قبول کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے تو پھر اس کو سچائی کہتے ہیں۔ پس بظاہر ایک شخص نے جھوٹ نہیں بولا یعنی بظاہر جھوٹ نہیں بولا اس نے یہ رپورٹ کی کہ جب میں نے ان سے پوچھا تو وہ کہتے ہیں جی ٹھیک ہے سب کچھ۔ اس پر میں نے کہا اچھا دستخط کر دو اب۔ وہ ان دستخطوں کا کیا فائدہ کیونکہ جب ایسے لوگوں تک دوسرے پہنچتے ہیں اور ایسا بارہا ہوا ہے۔

بعض ایسے ابتلاء میں نے دیکھے ہیں جو بڑی بڑی جماعتوں پر آئے ہیں جو نئی بنائی ہوئی جماعتیں تھیں۔ وہاں مربیان نے ان کو ہرگز نہیں بتایا کہ ہمارے متعلق دنیا کیا کہہ رہی ہے اور چونکہ ان کے کردار اچھے تھے' ان کے عمل اچھے تھے' وہ دیکھنے میں بڑے پکے (دین حق کے پیروکار) دکھائی دیتے تھے۔ (عبادت کرتے) تھے تو دیکھنے والوں نے کہا تم بہت اچھے لوگ ہو ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کی بیعتیں کروا لی گئیں۔ اور جب مخالف پہنچے وہاں' جب پاکستان کو اطلاع ملی یا دوسرے دشمنوں کو انہوں نے (مخالف) بھیجے۔ انہوں نے کہا تم یہ ہو گئے ہو یہ تو ایسے ہیں اور یہ تو ویسے ہیں اور ان ایسی ویسی باتوں کی ان کو کوئی بھی خبر نہیں تھی۔ چونکہ (دعوت الی اللہ) کرنے والے نے ان کو چھپا لیا تو یہ بھی تو ایک جھوٹ ہے حق کو چھپانا تاکہ کوئی مقصد حاصل ہو جائے۔ یہ بھی ایک ظلم ہے تو ایسے لوگ اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے غالباً اصرار کریں گے کہ ہم نے کوئی جھوٹ نہیں بولا لیکن ان کا نفس اندر سے جانتا ہے اور ان کو ملزم گردانتا ہے' جانتا ہے کہ انہوں نے حق سے اخفاء کیا ہے اور حق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

اب ایسی جماعتوں کا فائدہ کیا ہے جو جھوٹ سے بنائی جائیں۔ ہمیں تو ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ایسے لوگ جب وہ بتاتے ہیں کہ اب ہمیں پتہ چلا ہے تو میں ان کو لکھتا ہوں بڑی اچھی بات ہے آپ جہاں سے آئے تھے وہاں واپس چلے جائیں' جماعت احمدیہ کو تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں ہے جو جماعت میں داخل ہونے کو ایک آسان مزے کا کام سمجھیں۔ اور آسان مزے کے کاموں میں ایک یہ بات بھی داخل ہے کہ ان کو یہ بتایا جاتا ہے کہ ہم تمہارے لئے (بیوت الذکر) تعمیر کریں گے' تمہارے لئے مشن ہاؤس بنائیں گے' تمہاری یہ خدمت کریں گے اور تمہاری وہ خدمت کریں گے اور اس کے علاوہ ہسپتال بنائیں گے اور پھر سکول جاری کریں گے تو یہ ساری باتیں وہ ہیں جو اپنی ذات میں جھوٹ نہیں ہیں مگر ان میں ایک مخفی جھوٹ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم ہرگز حرص دلا کر یا بعض سکولوں' کالجوں یا ہسپتالوں کا لالچ دے کر کسی کو احمدی بنانا نہیں چاہتے نہ بناتے ہیں۔

پس وہ اس لحاظ سے جھوٹ سے کام لے رہا ہے کہ اس ذریعے کو اس نے استعمال کیا جس کی اس کو اجازت نہیں تھی اور رپورٹوں میں لکھتے وقت یہ نہیں لکھا کہ ہم نے جو ان لوگوں کو مائل کیا ہے تو یہ کہہ کے مائل کیا ہے۔ اگر اشارۃً بھی پہلی کسی رپورٹ میں ذکر ہوتا تو میں فوری طور پر اس مربی کو روک دیتا یا اس کو بدل دیتا یا اسے فارغ کر دیتا کیونکہ دین میں خدا کے سوا اور کسی چیز کا سودا نہیں ہونا چاہئے۔ اور (کلام الٰہی) یہی فرماتا ہے کہ اللہ سے اللہ کا سودا کرو۔ اگر تم چاہتے ہو تو اللہ کی خاطر اپنا سب کچھ اس کے حضور پیش کر دو پھر وہ تمہارا ہو جائے گا۔ (۔) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے سودا کر لیا ہے اور وہ سودا خدا کا مومنوں سے ایک سودا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم یوں کرو کہ اپنی جان' اپنے اموال سب کچھ میرے حضور پیش کر دو۔ کتنا بڑا کام ہے اگر یہ سمجھ کر کوئی انسان حق کو قبول کرتا ہے یا یہ سمجھا کر کسی کو حق کی طرف بلایا جاتا ہے تو کتنے ہیں جو جواب دیں گے۔ مگر ساتھ ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سودے کے نتیجے میں (۔) یہ میرا اقرار اور وعدہ ہے کہ ان کو ضرور جنت عطا کروں گا اور یہ جنت آخرت میں نہیں اس دنیا میں بھی ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ایک اہم بات ہے۔ اگر لالچ دینی ہے تو یہ لالچ دو کہ خدا کی خاطر قربانی کرو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قربانیوں کو کیسے قبول فرماتا ہے' کیسے کیسے تمہاری پریشانیاں دور کرنے کا انتظام کرتا ہے' تمہاری روزمرہ کی جہنم کو جنت میں تبدیل کرنے لگتا ہے۔ پس اگر دین خدا کی خاطر ہے تو خدا سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدے ہونے چاہئیں اور لالچ جو دینی ہے وہ خدا کے حوالے سے دی جائے۔ اپنے آپ کو بیچ میں سے نکال لیں کیونکہ محض پہلی بات کہہ کر خوف دلانا حکمت کے بھی خلاف ہے اور (کلام الٰہی) کی تعلیم کے بھی خلاف ہے۔

(اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بشیر اور نذیر ہونے کے بارے میں کلام الٰہی کے نظریات کا ذکر فرمایا۔)

اس کے بعد فرمایا:۔

واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو میں اس وقت بیان کر رہا ہوں۔ اپنے انذار میں بھی وضاحت کریں اور خوب کھولیں کہ جو شخص رستے کے خطرے نہ بتائے اسے رستے کی طرف بلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ایک انسان کو آپ پہاڑ کی چوٹی سے دعوت دیں کہ آؤ میری طرف آؤ اور یہ نہ بتائیں کہ رستے میں کتنی کھڈیں ہیں' کتنے ایسے جانور مثلاً بعض دفعہ سانپ رستوں میں ہوتے ہیں' بعض دفعہ بھیڑیئے یا اور کئی قسم کے جانور' زہریلے جانور رستے میں بیٹھے ہوتے ہیں مختلف جھاڑیوں میں چھپے بیٹھے ہیں اس لئے آؤ تو اس رستے سے آؤ جس رستے سے میں آیا ہوں اور وہ رستہ محفوظ رستہ ہو اس رستے پر چل کر خطرہ نہ ہو۔ اگر انسان اس طرح دعوت دے تو لازم ہے کہ جہاں وہ خوشخبری دے گا کہ آؤ بلندی کی طرف آجاؤ وہاں انذار بھی کرے گا اور بتائے گا کہ اس رستے میں کیا کیا خطرات درپیش ہیں۔

تو خطرات کا بتانا لازم ہے اس کے بغیر دعوت کا حق نہیں ہے (-) پس آپ جب (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں تو ہر قسم کے خطرات سے آگاہ کریں بلکہ بعض موقع پر منافقوں کے خطرے سے بھی آگاہ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں بعض دفعہ مجھے معین ہدایتیں دینی پڑتی ہیں مثلاً جلسہ سالانہ پر کچھ منافق لوگ آجاتے ہیں تو وہ احمدی جن کے ساتھ کوئی نئے آحمدی آرہے ہوں ان کو سمجھانا پڑتا ہے کہ ان کو پہلے بتاؤ کہ یہ صاحب وہ ہیں جنہوں نے تمہارے پاس آکے یہ یہ باتیں کرنی ہیں اور ان باتوں کا جواب پہلے ہم سے لے لو کیونکہ اگر تم نے سن لیا اور اثر پڑ گیا تو تم خود پیچھے ہٹ جاؤ گے اور بظاہر تہذیب کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ہمارے سامنے باتیں اٹھاؤ گے نہیں لیکن تمہارا دل میلا ہو جائے گا۔

پس لازم ہے کہ سچائی کو اس طرح پہچانیں کہ اس کے باریک سے باریک تقاضے بھی آپ پورے کرنے کی کوشش کریں اور (دعوت الی اللہ) کی سچائی میں یہ باتیں سب شامل ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں تعداد بڑھانی ہے' لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اگر بتا دیا کہ ہم نے پچاس کر لئے یا سو کر لئے تو ہمیں اس سے فضلیت حاصل ہو جائے گی۔ بالکل غلط خیال ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ اس قسم کی بچگانہ باتوں سے اگر وہ مجھے خوش کرنا چاہتے ہیں تو میں کبھی بھی خوش نہیں ہوا اور اگر وہ خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو ظلم ہے کہ خدا کو ایک عام سمجھ والے انسان سے بھی کم تر سمجھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیسے اس تعداد پر خوش ہو سکتا ہے جو تعداد اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے اور اللہ کی خاطر تبدیلی نہ پیدا ہو۔

پس کینیڈا کی جماعتوں کو میرا پہلا پیغام تو یہ ہے کہ (دعوت الی اللہ) کی طرف توجہ کریں اور جس حقیقت کی طرف میں نے آپ کو متوجہ کیا ہے اس کو پیش نظر رکھیں۔ آپ کی (دعوت الی اللہ) ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی اگر آپ (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے) کے معنے نہ سمجھیں اور اپنے نفس کو اور اپنے نفس کے شیطان کو پہچاننے کی صلاحیت نہ پیدا کریں۔ اگر آپ نے یہ نہ کیا تو پھر آپ کی زندگی ایک جھوٹ ہوگی اور کچھ بھی فیض آپ اللہ اور اللہ کے بھیجے ہوؤں سے نہیں پا سکتے۔ اور یہ تو ایک روزمرہ کی ایکسرسائز ہے یعنی ورزش ہے ایسی ورزش ہے جس کے بغیر آپ کا روحانی قدم بن ہی نہیں سکتا' اس میں جان نہیں پیدا ہو سکتی۔

(اللہ کی پناہ میں آنا) کے تقاضے سمجھنے ہیں تو (-) غور کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی بھی خوف کی جگہ نہیں ہے۔ (-) خوف سے بچنے کی طاقت نہیں ہے اور کوئی بھی نعمتیں عطا کرنے والی طاقت یعنی قوت نہیں ہے۔ (-) مگر اللہ کے ذریعے۔ اور جھوٹ میں خوف اور حرص دونوں اپنے اپنے رنگ میں گہرا اثر دکھاتے ہیں۔ ایک طرف تو انبیاء کا پیغام ہے جس میں بشارت بھی ہے اور انذار بھی ہے۔ انذار بھی ہے اور بشارت بھی ہے۔ دوسری طرف شیطان کا پیغام ہے وہ بھی ایک انذار اپنے اندر رکھتا ہے' وہ بھی ایک بشارت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کا انذار بھی جھوٹا' اس کی بشارت بھی جھوٹی۔ وہ انذار یہ کرے گا کہ دیکھو اگر تم نے میری بات نہ مانی تو اپنی دنیا اپنے ہاتھوں سے گنوا بیٹھتے ہو۔ اور یہ مضمون جو ہے کینیڈا میں اس لحاظ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ بہت سے Immigrants ہیں' بہت سے ایسے دوست ہیں جو پاکستان میں بعض دفعہ حقیقی مظالم سے تنگ آکر بعض دفعہ اسی خوف سے تنگ آکر کہ یہ حقیقی مظالم ہمارے سر پر لٹکے ہوئے تو ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو محض اقتصادی خرابی کے پیش نظر اس غربت سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب ان کے لئے یہ تینوں وجوہات اپنی اپنی جگہ ان کے لئے رزق کا جواز پیدا کرنے والی تو ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق کو بھی (نقل مکانی) کا جواز قرار دیا ہے کیونکہ یہ نہیں فرمایا کہ رزق پیش نظر ہو اور جھوٹ بولو کہ ہمیں فلاں مصیبت پڑی ہوئی تھی اس لئے نکلے ہیں۔ اب یہاں پہنچ کر آپ دیکھیں کتنے ہیں جو لاحول میں شیطان کی آواز سنتے ہیں اور خدا کی آواز نہیں سنتے۔ شیطان ان کو ڈراتا ہے۔ وہ کہتا ہے دیکھو تم نے اگر سچ بول دیا تو مارے گئے۔ سارے پیسے تم برباد کر بیٹھے ہو۔ اپنی جائیدادیں بیچ آئے ہوئے یہاں پہنچے ہو' چھوٹے چھوٹے تمہارے بچے ہیں اگر تم نے جھوٹ نہ بولا تو تمہیں ہرگز یہ حکومت اجازت نہیں دے گی واپس جانا پڑے گا اور پہلے سے بدتر حال میں واپس لوٹو گے۔ یہ شیطان کا ڈراوا ہے اور یہ ڈراوا وقتی طور پر سچا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ بعض دفعہ شیطان ایسے ڈراوے بھی دیتا ہے جو انسان کو شیطان پر ایمان لانے میں مدد دیتے ہیں۔ چنانچہ واقعتہً یہ اس کے ساتھ ہو بھی جاتا ہے اگر اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ کاش میں شیطان کی بات مان لیتا اور اللہ کی بات رد کر کے جھوٹ کا سہارا لے لیتا تو ایسا شخص ہمیشہ کے لئے ضائع ہو گیا پھر کبھی خدا اس کی نہیں سنے گا۔ لیکن اگر وہ ابتلاء میں ثابت قدم رہے اگر وہ کوڑی کی بھی پرواہ نہ کرے جو کچھ جاتا ہے خدا کی راہ میں جائے اور سوچے کہ اس نے اللہ سے عہد کیا کیا تھا۔ عہد تو یہ کیا تھا کہ میری جان' میرا مال' میرا سب کچھ تیرے سپرد ہو گیا اب تو جانے اور جو بھی تو نے اپنے بندوں سے وعدے کئے ہیں ان وعدوں کا تو میرے حوالے سے بھی خیال رکھے یہ اب تیرا کام ہے۔ جس نے یہ وعدہ کیا ہو اس کو اگر کینیڈا کی امیگریشن نہ مل رہی ہو جھوٹ کے بغیر اور وہ سب خدا سے کئے ہوئے وعدوں کو چھوڑ کر پیٹھ کے پیچھے پھینک کر یہ فیصلہ کرے کہ میں نے تو یہاں رہنا ہی رہنا ہے تو آپ بتائیں کہ یہ جھوٹ اس پر کیا اثر دکھائے گا۔

ایسے لوگوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ زہر کی بھی قسمیں ہیں جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا تھا بعض زہر ایسے ہیں جو وقتی طور پر مشکل میں ڈالتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد ان کی سزا ملی اور معاملہ ختم ہوا۔ مثلاً پیٹ خراب ہوا' مرچیں کھالی ہیں اب یہ تو نہیں کہ ساری عمر مرچیں پیچھا نہ چھوڑیں۔ تھوڑی دیر سی سی کی' مشکل میں پڑے' کچھ دوائیاں وغیرہ کھائیں اور چھٹی ہوئی۔ اور پھر دوبارہ جب تک آپ نہ کھائیں دوبارہ سزا نہیں ملے گی لیکن آرسنک Arsenic کھالیں تو خواہ وہ تھوڑا ہو خواہ زیادہ ہو ساری عمر آپ کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ پرانے مردے جو فراعین مصر کے نکالے گئے ہیں یا اس سے بھی پہلے کے مردے جو نکالے گئے ہیں سائنس دان ان کی ہڈیوں کا جائزہ لے کر بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے کتنا آرسنک کھایا ہوا ہے۔ یہ مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔

تو وہ جھوٹ جو بظاہر دائمی فائدے پہنچاتا ہے اس کا نقصان بھی دائمی ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جو اس قسم کے جھوٹ کے بعد ٹھہر جاتے ہیں ان کو کوٹھیاں بھی مل جاتی ہیں' ان کو موٹریں بھی نصیب ہو جاتی ہیں' بظاہر دنیا کے سامان ہیں' بچے پل رہے ہیں یاد رکھیں کہ یہ وہ جھوٹ ہے جو پیچھا چھوڑنے والا نہیں۔ جتنا لمبا فائدہ ہوگا جھوٹ کے نتیجے میں اتنا ہی آپ کی ساری زندگی آپ پر لعنتیں ڈالے گی کہ تم نے غیر اللہ سے یہ سب کچھ حاصل کیا ہے۔ اور اگر آپ کو فوراً اس کی ہوش نہیں آئے گی تو تب ہوش آئے گی جب آپ کی اولادیں آپ کے سامنے ضائع ہو جائیں گی۔ گھروں سے برکت اٹھ جائے گی اور عملاً آپ سرکتے سرکتے نظام جماعت سے بالکل اکھاڑ کے باہر پھینک دیئے جائیں گے۔

لوگ سمجھتے نہیں ہیں وہ وقتی فائدے کو دیکھتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ (-) قوت بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور خوف بھی خدا ہی کا رکھنا ہے اور ہر وہ خوف جائز ہے جس کے نتیجے میں خدا ہاتھ سے جاتا ہو۔ اسی خوف کو قبول کر لو یعنی ان معنوں میں کہ اس کا نقصان قبول کر لو۔ اور ہر قوت وہی قوت ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ ہر رزق وہی رزق ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ تو ایسے ایسے موقعوں پر آکر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بڑی ہم نے چالاکی کی ہے' ایسا جھوٹ بولا ہے کہ دیکھو اب کتنے ٹھیک ٹھاک ہیں ہم' کتنے اچھے حال میں ہو گئے ہیں اور وقتی طور پر ہو بھی جاتا ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ ایسا جھوٹ جو لمبا فائدہ پہنچانے والا ہے وہی لمبا نقصان بھی پہنچایا کرتا ہے کیونکہ تاثیریں خدا تعالیٰ نے اسی طرح رکھی ہیں۔

پس (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کی پرواہ نہیں کرتا لیکن وہ قسمیں جن میں تمہارا ارادہ داخل ہو جن میں وضاحت کے ساتھ تم جانتے ہو کہ یہ جھوٹ ہے اور پھر جھوٹ بول رہے ہو ان پر اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ کرے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دنیا کے زہر تو اپنے مزاج کو سچا ثابت کر دکھائیں' ان میں تو پکڑ کا مادہ ہو مگر وہ زہر جن کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ ان پر ضرور تمہاری پکڑ ہوگی وہ اپنی پکڑ نہ دکھائیں' یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ بعض زہر گھل جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض زہر پھر آگے نسلوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ان بچوں کا کیا قصور تھا لیکن قانون قدرت ہے کہ بعض زہروں میں یہ تاثیر ہے وہ لمبا عرصہ چلنے والے ہیں' وہ نسلوں میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

پس گناہ میں بھی لمبا چلنا اور نسلوں میں داخل ہونا اس کے مزاج میں شامل ہے اور جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اگر آپ نے جھوٹ سے توبہ نہ کی تو پھر آپ کی سوسائٹی میں پاک تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس سب سے پہلے تو لوگوں کے جھوٹ آپ کو بتاتا ہوں وہ کیوں جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ جھوٹ سے یہ فائدہ وابستہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھے سمجھے جائیں گے اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے ایک بھی بیعت نہیں کروائی تو نہ کروائی ہو ہم اس کو برا تو نہیں سمجھتے۔ اس کو کمزور سمجھتے ہیں' اس پر رحم کرتے ہیں اس کو توجہ دلاتے ہیں مگر وہ شخص نے بیس بیعتیں کروا کے خوشنودی حاصل کی ہو دو طرح سے شرک کرتا ہے۔ ایک یہ کہ جھوٹ بولا اور جھوٹ اپنی ذات میں شرک ہے اور دوسرا یہ کہ بندے کو خوش کرنے کی خاطر خدا کو ناراض کر لیا ہے۔ ایسے لوگوں کے جو بڑے ہیں یعنی بڑے سے مراد نظام جماعت میں بڑے ہیں امیر ہو یا جو بھی ہو اس کو خوش کرنے کی خاطر آپ کہتے ہیں دیکھو جی ہم نے یہ کام کیا ہے یا مجھے خط لکھ دیتے ہیں اور ساتھ دعا بھی لکھتے ہیں کہ دعا بھی کریں ہمارے لئے ہم نے بڑا اچھا کام کیا ہے اور انہی میں وہ شامل ہیں جنہوں نے وہ کام نہیں کیا ہوتا یعنی حقیقت میں نہیں کیا ہوتا تو نہ میری دعا ان کے کام آسکتی ہے نہ ان کی اپنی دعا ان کے کام آسکتی ہے کیونکہ وہ بندے کو خوش کر رہے ہیں اصل میں۔ پس جھوٹ میں یہ بات داخل ہے کہ جھوٹ کے نتیجے میں انسان اپنا دنیا کا فائدہ اس طرح چاہتا ہے کہ اللہ کی نظر سے گویا بچ گیا ہے تو خدا اسے پکڑے گا نہیں۔ اپنے دلوں سے' اپنے ضمیر سے' اپنی عادات سے جھوٹ کو اس طرح صاف کر دیں جس میں کچھ بھی اس کا آپ کی ذات میں کچھ بھی اس کا باقی نہ رہے۔

یہ جدوجہد بڑی لمبی ہے روزمرہ آپ کے گھروں میں جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔ آپ بول رہے ہیں' اپنی بیویوں سے بول رہے ہیں' بچے اپنے ماں باپ سے بول رہے ہیں اور ان چیزوں کو پکڑا نہیں جا رہا۔ پس میں آپ سے متوجہ ہو کر یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے اگر کینیڈا کی جماعت میں نئی زندگی پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنی ہے تو ان شیطانی زہروں سے بچیں جو زندگی کے دشمن ہیں۔ ان کے ساتھ زندگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اپنے آپ کو پاک صاف کرلیں۔ اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ رکھیں۔ اللہ کے سوا کسی سے اپنی کوئی حرص نہ باندھیں۔ جو کچھ مانگنا ہے خدا سے مانگیں۔ اور اس مانگنے کے لئے وہ صبر دکھائیں جس کے نتیجے میں آخر دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں۔ دنیا کی محنتیں لازم ہیں وہ آپ کو کرنی ہوں گی مگر جلدی دولت حاصل کرنے کے لئے اگر آپ خدا کو ناراض کرتے ہیں۔ سود اٹھا لیتے ہیں سروں پر بڑے بڑے قرضوں کا بوجھ ڈالتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس طرح ایک بڑا کارخانہ قائم کرلیا' بڑی بزنس کر لی تو یہ سب جھوٹ ہی کے قصے ہیں۔

اللہ نے ان باتوں میں سود کی کمائی سے اپنے آپ کو طاقت دینے سے منع فرمایا ہے اور سود کی کمائی میں بھی پھر فرق ہیں۔ بعض جگہ سود نام ہے لیکن حقیقت میں وہ سود نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ فنانشل نظام کے تابع آپ کو کچھ کرنا پڑتا ہے لیکن میں نے اس میں ایک ایسی پہچان آپ کے سامنے کھولی ہے پہلے بھی' اب میں پھر کھولتا ہوں جس کے نتیجہ میں آپ بالکل واضح سمجھ لیں گے کہ آپ نے کیا حرکت کی۔ اب آج کل جو سودی نظام ہے وہ اس طرح دنیا پر چھایا ہوا ہے کہ کوئی تاجر اس سے بچ کر نکل ہی نہیں سکتا۔ لیکن جب وہ ضمانت لکھواتا ہے کوئی یعنی اس بینک کے پاس جس سے اس نے قرضہ لیا ہے اگر وہ اس میں سچ بولتا ہے اور جتنا ہے اتنا ہی دکھاتا ہے تو پھر یہ سود تو ہے مگر اس قسم کا مکروہ سود نہیں جو انسانی نفس کو ہلاک کردیتا ہے۔

بعض لوگ کاغذات کی تیاری کرتے ہیں لوگوں کے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں' ان سے سرٹیفکیٹ لیتے ہیں اور ان کا سب کچھ گھر کا بیچ بھی دیا جائے تو اگر ان کو دس ہزار ڈالر سے زیادہ نہیں مل سکتا تو کاغذات میں وہ اتنی قیمت مقرر کرلیتے ہیں اور بینک کے مینیجر سے اتنی دوستیاں بنالیتے ہیں کہ وہ یہ کہتے ہیں جی ان کی ایک لاکھ کی جائیداد بینک کے نام ہو گئی اور جو کچھ بھی ان کا حق تھا اس سے نوے فیصد زیادہ وصول کر لیا۔ اور جب یہ لوگ پھر گرتے ہیں جب ان سے ناکامیاں ہوتی ہیں تو تجارت میں تو اونچ نیچ دونوں چلتے ہیں ضرور۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک تاجر سو فیصدی اپنے نفع پر یقین رکھتا ہو۔ پس جب وہ گرتے ہیں تو بیوی بچے سارے برباد' کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ قرضے مانگتے ہیں لوگوں سے کہ ہم بہت مضبوط ہیں' ہم آپ کے قرض واپس کردیں گے اور ان قرضوں میں آپ کا حصہ بھی ڈالیں گے یعنی اس فائدے میں آپ کا حصہ ڈالیں گے جو ان قرضوں سے ہمیں نصیب ہوگا۔ سب جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں یا کم سے کم اکثر جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں گھر گھر میں فساد اور جماعت میں اختلافات۔

یاد رکھو شیطان آپ کا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی (کلام الٰہی) میں کھول کر بیان فرمایا ہے کہ یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شیطان بات کرے اور تمہارے حق میں بات کرے اس کے باوجود تم اس کی بات سنتے ہو۔ دشمن کی باتیں مانتے کیوں ہو یا تو دل میں یقین ہی نہیں ہے کہ اللہ سچ بولتا ہے۔ اللہ کہتا ہے شیطان تمہارا دشمن ہے' آپ دل میں کہتے ہیں نہیں ہر دفعہ نہیں بعض دفعہ' بعض دفعہ بڑا دوست بھی ہوتا ہے' فلاں جگہ ہمیں شیطان سے فائدہ پہنچا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ شیطان کی دوستی بالآخر ضرور نقصان پہنچاتی ہے اور یہ تو ایسا مضمون ہے جس پر مسلمانوں کے علاوہ بھی دنیا میں لکھنے والوں نے لکھا ہے اور وہ شیطان کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ شروع میں وہ سبز باغ دکھاتا اور انسان سے بڑے بڑے وعدے کرتا ہے مگر ایک وعدہ لے لیتا ہے اس سے کہ اپنی روح میرے پاس فروخت کردو۔

پھر جب اس کو دنیا نصیب ہوتی ہے تو اس روح فروخت کرنے کے نتیجے میں پھر جو اس کو دنیا میں جہنم ملتی ہے اس کے نقشے کھینچنے والوں نے کھینچے ہیں بڑے بڑے دنیا میں اچھے لکھنے والے ہیں جنہوں نے اس مضمون کو اپنے اپنے رنگ میں بیان کیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے (-) اس بات کو ہمیشہ کے لئے خوب کھول دیا کہ یاد رکھو شیطان تمہارا دشمن ہے اور اللہ ولی ہے۔ (-) وہ جو ایمان لاتے ہیں ان کا دوست ہو جاتا ہے۔ یہ چھوٹی سی حقیقت ہے جس کو آپ نظر انداز کردیتے ہیں اور پھر نقصان اٹھاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اب مغربی دنیا میں کثرت سے پھیلنے کے لئے جہاں اور باتوں کی ضرورت ہے وہاں سچائی پر قائم ہونے کی ضرورت ہے۔ کئی لوگ شکایتیں کرتے ہیں کہ ہم بہت کوشش کر چکے مگر پھل نہیں لگتا اس لئے حضرت (بانی سلسلہ) نے جیسا فرمایا سچوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور جھوٹوں کے منہ اور ہوتے ہیں۔ وہ دعوت الی اللہ میں سچے بھی ہوں اور اپنی زندگی میں جھوٹے ہوں تو ان کو پھل نہیں لگیں گے اس لئے دل کی سچائی ضروری ہے ہر وہ چیز جو خدا کی راہ میں آپ نے حاصل کرنی ہے وہ دل کی سچائی کے بغیر آپ کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

پس بجائے اس کے کہ میں زیادہ تفاصیل میں جا کے آپ کو بتاؤں کہ یہ کرو اور وہ کرو اور میں بتا بھی چکا ہوں مختلف مواقع پر اس مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں مگر آج کے خطاب کے ذریعہ میں آپ کو اور آپ کے حوالے سے ساری دنیا کو جھوٹ کے خلاف جہاد کے لئے آواز دیتا ہوں لیکن یہ آواز ہر سننے والے کے دل پر اثر کرے تو اس کا فائدہ ہے۔ اگر آپ کے دل میں حرکت نہیں پیدا کرتی تو پھر اس آواز کا کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں۔ اپنے نفس پر غور کیا کرو اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایک غور کا عذر ہمارے پاس روزانہ آتا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں (-) اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگ رہے ہیں راندے ہوئے' دھتکارے ہوئے شیطان کی شرارتوں سے اور روزانہ دھتکارے ہوئے' راندے ہوئے شیطان کی آوازیں آپ سنتے ہیں ان پر لبیک کہہ رہے ہوتے ہیں تو اس (اللہ کی پناہ) کا کیا فائدہ۔ اور اگر اس قسم کی (اللہ کی پناہ) پڑھ کر آپ (کلام الٰہی) پڑھیں گے تو کلام الٰہی بھی آپ کو فائدہ نہیں دے گا اور اگر اس (اللہ کی پناہ) میں کوئی شرارت داخل ہوگی عمداً آپ خدا کی باتوں کو جھٹلانے والے اور شیطان کی پناہ مانگنے والے ہوں تو پھر (کلام الٰہی) سے پتہ چلتا ہے کہ یہی وہ (کلام الٰہی) ہے جو نیکیوں کو تو نیکی میں ترقی دیتا ہے اور بدوں کو ان کی بدی میں بڑھاتا ہے اور ان کے دل کے زنگ کھل کر باہر آ جاتے ہیں ان کی بیماریاں پہلے سے بڑھ جایا کرتی ہیں۔ تو (اللہ کی پناہ) ہی وہ کنجی ہے جس کے ذریعے (کلام الٰہی) میں داخل ہوا جاسکتا ہے۔ اپنے نفس کے شیطان سے پناہ مانگیں' دوسرے شیطانوں سے پناہ مانگیں اور پھر (کلام الٰہی) پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جیسا کہ وعدہ فرماتا ہے آپ کو ضرور شفا بخشے گا۔

پس اپنے گردوپیش نظر ڈالتے ہوئے اپنے اندر صداقت کی طاقت پیدا کریں اور صداقت ایک بہت ہی عظیم الشان چیز ہے اس کے ذریعہ کمزوروں میں طاقت آجاتی ہے۔ وہ لوگ جن کی باتیں عام اثر نہیں دکھاتیں جب وہ سچے ہو جائیں تو علم سے بڑھ کر ان کی سادہ باتیں دنیا پر اثر انداز ہوں گی۔ پس آپ سچے ہو کر ایک ایسی سوسائٹی اس ملک میں بن جائیں جو ہر لحاظ سے دنیا سے ممتاز ہو۔ آپ کے اندر صداقت کی روشنی ہو اور صداقت اپنی ذات میں قناعت بھی عطا کرتی ہے۔ یہ بات ہے جو لوگ بھول جاتے ہیں کہ حقیقت میں انسانی ضرورتیں پورا ہونے کا جو تصور ہے وہ ایک نسبتی چیز ہے۔ آپ کو جھوٹ بول کر' شیطان کی عبادت کرکے دنیا مل بھی جائے تو دل کی آگ تو نہیں بجھے گی' اس سے وہ اور زیادہ بھڑکے گی۔ آپ کی خواہشات کو دل کی آگ اور بھی زیادہ بھڑکائے گی یا خواہشیں دل کی آگ بھڑکائیں گی اور ایسے لوگ بدکتے چلتے جاتے ہیں' دور ہٹتے چلے جاتے ہیں اور بے چین رہتے ہیں لیکن جب موت آتی ہے تو پھر ان کو محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی ضائع کردی۔

سچائی ایک طمانیت بخش چیز ہے۔ سچائی سلامتی ہے۔ وہ جو سچے ہیں وہ غریب ہو کے بھی خوش رہتے ہیں۔ ان کی سادگی میں بھی بڑی نعمتیں ہیں۔ اور یہ تجربے کی بات ہے تجربہ کرکے دیکھیں تو آپ کو سمجھ آئے گی۔ جو کچھ ہے وہ ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسے خوشی سے قبول کرلیں جو مزید لینا ہے اس کی خاطر محنت کریں' حکمت سے کام لیں ضرور توجہ دیں مگر بھروسہ خدا پر رکھیں اور پھر اگر وہ دعا قبول نہیں کرتا تو ہرگز دل میں کسی قسم کی سرکشی کو داخل نہ ہونے دیں کیونکہ اکثر لوگ' اکثر لوگ نہیں تو کم سے کم کچھ ایسے ضرور ہیں جو سوال کرتے ہیں جی آپ کہتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں ہم نے تو دعا کی کوئی نہیں قبول ہوئی۔ ہم نے تو دعا کی کہ ہمیں وہ روپیہ مل جائے' وہ روپیہ مل جائے' وہ جائیداد مل جائے' وہ مکان مل جائے' وہ کار مل جائے' کچھ بھی نہیں ہوا۔

تو جن کی دعائیں اپنی غرض سے وابستہ ہیں جو اپنی انانیت کے لئے دعا کرتے ہیں اور اللہ کی محبت سے خالی دعائیں کرتے ہیں ان کو کچھ بھی نہیں ملے گا کیونکہ وہ دھوکے میں ہیں کہ خدا کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) ایسے بڑے وقوف ہیں دنیا میں وہ سمجھتے ہیں وہ اللہ کو دھوکہ دے سکتے ہیں وہ دھوکہ دے رہے ہیں اور (اہل ایمان) کو دھوکہ دیتے ہیں لیکن بھول جاتے ہیں کہ خدا ان کو دھوکہ دیتا ہے یعنی خدا کا دھوکہ یہ ہے کہ ان کا دھوکہ محض فرضی ہے وہ اللہ کو دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہو سکتے وہ ان کو الٹ پڑتا ہے کیونکہ دنیا واقعی یہ سمجھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ ہم خدا کے نظام کو کلیۃً نظر انداز کرکے وہ حاصل کرسکتے ہیں جو خدا کی تعلیم بتاتی ہے کہ نہیں کرنا اور یہ خدا کو دھوکہ دینا ہے۔

خدا کا ایک رزق کا نظام ہے۔ وہ کہتے ہیں دیکھو ہم نے نہیں مانا اور ہم دوسرے رستے سے وہ حاصل کر چکے ہیں جو تو ہمیں منع کرتا ہے کہ حاصل نہیں کرنا اور نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کی زندگی اگر اس دنیا میں برباد نہیں کرتا تو آخرت میں وہ اس سے بہت بڑی سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بھی ایک دھوکہ ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ دیکھو مجھے کچھ بھی نہیں ہوا' کچھ بھی نہیں ہوا' ہو سکتا ہے۔ یعنی اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک انسان شیطان سے مانگے اس کے دیئے پر پلے اور اپنی دنیا بنالے اور پھر ہنس ہنس کے (ایمان والوں) کو دیکھے میں تو کامیاب ہوں' مجھے تو کچھ بھی فرق نہیں ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ جن کو دنیا میں خدا دے دیتا ہے وہ یاد رکھو کہ آخرت میں اسے کچھ بھی نہیں ملے گا اور ان کی سزا آخرت کے لئے مقرر ہوتی ہے اور یہ بات (کلام الٰہی) نے کھول دی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جب کسی ایسے شخص کو یعنی جس کو میں جانتا ہوں دنیا میں سزا ملتی ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے مگر ایک خوشی بھی ہو رہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا غیر نہیں سمجھا کہ دنیا میں کھلا چھوڑ دے۔ مرنے سے پہلے پہلے اس کو کچھ سزا دے دیتا ہے جس سے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ اس نے آخرت میں اس سے مغفرت کا سلوک فرمانے کا فیصلہ فرمالیا ہے اور وہ لوگ جن کو کوئی سزا نہیں ملتی ان کے متعلق میں ڈرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ بدکتے بدکتے بہت دور چلے جائیں گے اور بعید نہیں کہ پھر آخرت میں وہ نامقبول ٹھہریں۔

پس اپنے اندر سچائی کی باریک راہیں تلاش کریں اور یہ سچائی کی باریک راہیں آپ کے اندر موجود ہیں آپ کی نیتوں نے ان راہوں کو تراشنا ہے۔ جتنے باریک نظر سے آپ نفس پر غور کریں گے آپ کو سچائی کی باریک راہیں نظر آئیں گی مگر دونوں طرف جھوٹ سے بچ کر چلنے والی ہوں گی اور اگر آپ ان باریک راہوں کی تلاش نہیں کریں گے تو ہر طرف جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ آپ نے لازماً جھوٹ میں ٹھوکر کھانی ہے۔

پس جماعت احمدیہ کینیڈا کو میں خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ آپ (دعوت الی اللہ) کے کاموں میں بہت پیچھے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو یہاں (دعوت الی اللہ) کر بھی رہے ہیں تو فرضی باتیں کر رہے ہیں۔ نہ خدا کو فرضی باتوں کی ضرورت ہے نہ جماعت کو فرضی باتوں کی ضرورت ہے۔ ہر گھر میں (مربی) پیدا ہونے چاہئیں۔ ہر مرد' ہر عورت' ہر بڑے' ہر چھوٹے' ہر بچے' ہر بچی کو یہ فکر کرنی چاہئے کہ اس نے کسی کو خدا کی طرف بلا کر یہ سعادت حاصل کرلی ہے کہ وہ خدا کا ہو گیا۔ یہ ایک ایسا چسکا ہے کہ اگر آپ کو اسی وقت پڑ جائے تو یہ چسکا ایسا ہے جو پھر آپ کو چھوڑے گا نہیں۔ کوئی نشہ (دعوت الی اللہ) جیسا نشہ نہیں ہے۔ کوئی عادت (دعوت الی اللہ) جیسی عادت نہیں ہے۔ یہ اپنی ذات میں آپ کے دلوں کو پکڑ لیتا ہے جو مزہ آپ کو خدا کی خاطر خدا کے بندوں کو واپس لانے میں ملتا ہے وہ ایک عجیب مزہ ہے (-) لیکن یہ بندے نہیں سمجھتے کہ (-) وہ پیغام اللہ کے حوالے سے (ایمان والوں) کو ہے اگر خدا جو دنیا کی لذتیں محسوس نہیں کرتا اپنے متعلق فرماتا ہے کہ مجھے لذت آئی تو تم جن کی خاطر خدا کو لذت آئی تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیوں وہ لذتیں محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ (۔) ایسا بندہ خدا کا جو گنہگار ہو' خدا سے دور جا چکا ہو وہ توبہ کرلے اور واپس آجائے اور دعوت الی اللہ اسی کا نام ہے کہ آپ ایسے لوگوں کی توبہ میں مددگار بنتے ہیں' انہیں واپس لانے کے لئے آوازیں دیتے ہیں اور پھر جب وہ واپس آتے ہیں تو خدا کے قدموں میں ان کو پیش کردیتے ہیں۔ (۔) بعض ایسے بندے ہیں جو گناہوں میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں اگر وہ واپس آجائیں واقعتہً خدا کے حضور آجائیں تو اللہ تعالیٰ کو اتنی خوشی ہوتی ہے' اتنی خوشی ہوتی ہے کہ وہ شخص جو تپتے ہوئے صحرا میں ایک درخت کے نیچے لیٹا ہوا اور اس کا سب کچھ پانی' کھانا' ہر چیز اونٹنی پر لدا ہو وہ آنکھ کھولے تو اونٹنی غائب ہو چکی ہو اور اس کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کرسکتا' اس کے بغیر وہ چند دن زندہ نہیں رہ سکتا وہ انتظار میں ہو یہاں تک کہ سورج ڈھلنے سے پہلے وہ اس اونٹنی کو واپس اپنی طرف آتا دیکھے (۔) جتنی اس شخص کو خوشی ہوتی ہے اس سے زیادہ خدا کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ خوشی ایسی ہے جو ہمیں حاصل کرنا ہے کیونکہ ہم محتاج ہیں اور ہم بندے ہیں' اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں پر نظر رکھ کر خوشی محسوس فرماتا ہے یعنی خوشی کے معنے اور ہیں جو خدا کے حوالے سے ہوں (۔) مطلب یہ ہے کہ اے کھوئے ہوئے بندو! تم سورج ڈوبنے سے پہلے واپس آجاؤ کیونکہ سورج ڈوبنے سے مراد زندگی کے سورج کا ڈوبنا ہے اس کے بعد پھر واپسی کا کوئی وقت نہیں رہتا۔ تو سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے حقیقی مالک کی طرف واپس آجاؤ۔ وہ سامان جو اونٹ نے لادا ہوا ہے وہ انسان نے بھی لادا ہوا ہے اور خدا کو خوشی تب ہوتی ہے جب یہ سامان خدا تک واپس پہنچ جائے' جبکہ اس کے بندے کا اپنا اختیار تھا کہ اسے واپس کردے پس مرنے سے پہلے جو خدا کا ہے وہ اسے دے دو اور اس میں اللہ تعالیٰ کو یہ خوشی محسوس ہوگی وہ ہمیشہ کے لئے یعنی دائمی طور پر تمہاری خوشیاں بن جائیں گی۔

پس اللہ کرے ہمیں اس کی توفیق ملے' ہم لوگوں کو اس طرح کامیابی کے ساتھ خدا کی طرف بلائیں کہ وہ محسوس کرنے لگیں کہ خدا ہم سے راضی ہو رہا ہے کیونکہ یہ خوشی جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے یہ کوئی آسمانی خوشی ایسی نہیں جس کو آپ محسوس نہ کرسکیں' اس بات کو بھی دل سے نکال دیں۔ جب دور سے آتے ہوئے اونٹ کو وہ شخص دیکھتا ہے جس کی مثال دی جارہی ہے اونٹ اس کو دیکھ رہا ہے' وہ اس کو دیکھ رہا ہے اسی طرح جب خدا کے قریب کوئی بھٹکی ہوئی روح واپس آتی ہے تو ہو نہیں سکتا کہ اس کی نظر خدا کی نظروں پر نہ ہو۔ ہر قدم جو وہ اٹھاتا ہے اس میں ایک لذت محسوس کرتا ہے اس کا ہر قرب جو خدا کی طرف ہے اس کے لئے بے انتہا خوشیوں کے سامان پیدا کرتا ہے۔ پس وہی خوشیاں ہیں جو ریفلیکٹ (Reflect) ہو رہی ہیں خدا میں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں کوئی خوشیاں محسوس نہیں کیا کرتا۔

پس اللہ کرے ہمیں یہ توفیق ملے' ہم اپنی زندگی کی کایا پلٹ دیں' ایک ایسی جماعت بن کر ابھریں جس کے نتیجے میں ہمارے سفر تیزی کے ساتھ ہوں' ہم گھنٹوں کے سفر لمحوں میں کریں' ہم ہفتوں کے سفر گھنٹوں میں کریں' ہم مہینوں کے سفر دنوں سے کم عرصے میں اور صدیوں کے سفر سالوں میں کرنے والے ہوں' تین سال ہی تو ہیں باقی اس صدی گزرنے میں اور دیکھو آپ نے کتنی لمبی مسافت طے کرنی ہے۔ بہت دیر سوئے رہے اب اٹھے ہیں تو سورج ڈوبنے والا ہے اور سفر باقی ہے۔ پس زندگی کا سورج ڈوبنے سے پہلے یہ سفر اختیار کریں اور اگر سورج ڈوبنے کے خیال سے اس خطرے سے کہ ہم کہیں منزل نہ کھو بیٹھیں آپ نے سفر کیا اور محنت کی اور کوشش کی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس قدم پر بھی آپ مردہ ہو کر گریں گے' جس قدم پر بھی آپ جان دیں گے اسی قدم کو اللہ منزل قرار دے گا۔

اور یہ اللہ کی رحمتوں میں سے ایک عظیم رحمت ہے کہ اس کی منزل کچھ اور معنے رکھتی ہے اس کی طرف حرکت کا نام ہی منزل ہے' اس کی طرف جدوجہد کا نام ہی منزل ہے جس آن' جس لمحے آپ کو موت آئی وہی لمحہ اگر آپ خدا کی طرف حرکت کر رہے ہیں آپ کی کامیابی کا لمحہ ہوگا۔ آپ قسم کھا کے کہہ سکتے ہیں کہ (رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا) وہ (۔) جس کے سینے کو چھید اجارہا تھا نیزے وہ یہ اعلان کر رہے تھے (رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا) پس موت کے لمحوں میں بھی کامیابی نصیب ہو جایا کرتی ہے اپنی موت کو خدا کے لئے کرلو تو ہمیشہ یہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

اعلیٰ اخلاق اور نظم وضبط کے توازن کو برقرار رکھنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خطبہ فرمودہ 20۔ وفا (20۔ جولائی 1990ء) کو اسلام آباد برطانیہ میں فرماتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی روایات میں اس پہلو سے اخلاق کو بہت بڑا مقام حاصل رہا ہے اور ساری دُنیا جو حیرت سے دیکھتی ہے کہ جماعت کا اتنا بڑا نظام کیسے چل رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت کے کارکنان اعلیٰ اخلاق کے حامل ہوتے ہیں اور جہاں کہیں گرمی پیدا ہونے کے خطرات ہوتے ہیں وہاں اگر ایک سے غلطی ہوئی ہے تو دوسرا اپنے حسن خُلق کے نتیجے میں اس معاملے کو سنبھال لیتا ہے۔ بعض دفعہ ایک مہمان تیز مزاج آجاتا ہے۔ بعض دفعہ ایک میزبان تنقید برداشت نہیں کرسکتا اور اگر بدقسمتی سے دونوں اکٹھے ہو جائیں تو پھر ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بہت شاذ ایسے واقعات ہوتے ہیں لیکن ہم نے دیکھے ہیں۔ ایک دفعہ ربوہ میں چاول کھانے والے ایک مہمان تھے۔ ان کے لئے چاول نہیں تھے۔ انہوں نے کہا ہم ابھی پکا دیتے ہیں۔ انہوں نے اتنا شور مچایا کہ جو پکانے والے تھے وہ بھی اسی مزاج کے تھے۔ خوب گرما گرم بحث ہوئی اور یوں لگتا تھا کہ خوفناک لڑائی پھیل جائے گی سارے علاقے میں۔ شور سُن کر میں لنگر سے باہر آیا اور میں نے جا کر جو دیکھا تو وہ دونوں میرا لحاظ کرتے تھے۔ پیار سے ان کو سمجھایا تو ہنس پڑے اور وہیں بات ہی ختم ہوگئی تو ایک ہنسی سے بعض دفعہ بڑے بڑے خراب نتائج جو نکل سکتے ہیں ان کی روک تھام ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ حسن خُلق سے بھی کام لیں اور جہاں مزاح سے فائدہ پہنچ سکے وہاں مزاح سے کام لیں۔ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔

اعلیٰ اخلاق اور نظم وضبط کے رشتے کے متعلق کچھ بتانا ضروری ہے۔ بعض لوگ اعلیٰ اخلاق کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ نظم وضبط کو توڑ دیا جائے۔ حُسن خُلق کی خاطر نظام کو توڑ دیا جائے۔ کسی کے پاس ٹکٹ نہیں ہے تو اس کو بھی جانے دیا۔ قانون مقرر ہے کہ فلاں جگہ کھانا کھانا ہے تو جہاں کوئی آیا وہیں اس کو بٹھا کے کھلا دیا۔ یہ جو چیزیں ہیں یہ ایک پہلو سے حُسن کہلا سکتی ہیں' بڑا نرم انسان ہے' بڑا خلیق ہے۔ ہر آدمی کی خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن ایک پہلو سے یہ بدانتظامی ہے اور بعض دفعہ بدانتظامی اتنی شدید رنگ کی ہو جاتی ہے حُسن خُلق کی وجہ سے اس سے بڑے بڑے خطرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سیکیورٹی' حفاظت کا انتظام ہے اور لنگر خانوں میں اگر کسی کو جانے کی اجازت نہیں تو وہ حفاظت کے نظام کی خاطر ہی ہے۔ بعض دفعہ بعض شریروں نے ہمارے جلسہ سالانہ پر کھانوں میں زہر ملانے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ جماعت نگران تھی اور خدا کے فرشتے نگران تھے۔ جنہوں نے نگرانوں کو متوجہ فرما دیا تو ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ ایسا ہوا ہے تو ایسے موقعوں پر حُسن خُلق خودکشی کے مترادف ہوتا ہے حُسن خُلق اور چیز ہے اور نظم وضبط اور چیز ہے اور ان دونوں کے درمیان ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ بڑے حُسن خُلق کے ساتھ نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ ایک آدمی کو کہہ سکتے ہیں کہ جناب آپ آگے نہیں جائیں گے۔ وہ سختی بھی کرے تو آپ برداشت کریں یہ حُسن خُلق ہے لیکن اس کو آگے جانے دیں یہ بدنظمی ہے۔ اس لئے ہر نظام میں ان دونوں چیزوں کے درمیان توازن رکھنا بڑا ضروری ہوا کرتا ہے جو آپ کے فرائض ہیں آپ نے بہرحال ادا کرنے ہیں۔ جن فرائض میں تبدیلی کا آپ کو اختیار نہیں وہاں اگر اپنے اخلاق کی وجہ سے تبدیلی کرتے ہیں تو مجرم بنتے ہیں اپنے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے جتنی نرمی' جتنا لطف و عنایت دکھا سکتے ہیں ضرور دکھائیں۔ مگر دائرہ کار کو پھلانگنے کی اجازت نہیں ہے بعض دفعہ لوگ اپنے ایسے (غیر از جماعت) مہمان کو لے آتے ہیں جس کے پاس ٹکٹ نہیں ہے۔ اب اس سے کئی طرح کی باتیں ہو سکتی ہیں سختی سے بھی کہا جاسکتا ہے کہ ہرگز نہیں جانے دیں گے اسی کے سامنے بھی کہا جا سکتا ہے جس سے دونوں کی دل شکنی ہو اور حُسن خُلق سے اس کو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک منٹ کے لئے مجھ سے علیحدگی میں تھوڑی سے بات سُنیں' دوسرے کو نظر میں رکھتے ہوئے' بہت دُور جانے کی ضرورت نہیں اس سے یہ کہیں کہ یہ ہمارا نظام ہے اور ساری جماعت کے مفاد میں یہ نظام ہے اس لئے آپ مہربانی فرما کر کسی بہانے سے ان کو ذرا تھوڑی دیر ٹالیں اور یہ طریق ہے جس سے اجازت مل سکتی ہے۔ اور فلاں نظام ہے جس کے پاس جانے کی آپ کو ضرورت پڑے گی۔ تو یہ ایک طریقہ ہے سمجھانے کا۔ اگر اچھے طریقے سے سمجھایا جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ کوئی انسان بے وجہ بُرا مانے لیکن اگر بدخُلقی سے بات کریں گے تو اس میں یقیناً ٹھوکر لگتی ہے۔ پھر شکائتیں پہنچتی ہیں کہ ہم فلاں دوست کو لے کے آئے تھے۔ وہ بڑا ہی جماعت کے قریب آچکا تھا اور فلاں نے بداخلاقی سے کام لیا اور وہ دُور ہو گیا اور بھاگ گیا۔ ایسا ایک واقعہ ایک دفعہ پیش آیا جس میں واقعتاً منتظمین کی غلطی تھی۔ یعنی ایک ایسے شخص کو جس کے متعلق ان کو شبہ تھا کہ اس کے اُوپر نظام کی طرف سے پکڑ آئی ہوئی ہے اور وہ اس جلسے میں اپنے بعض (غیر دینی) مہمانوں کو لے کر آیا ہوا تھا اور انہوں نے اپنی طرف سے مستعدی دکھاتے ہوئے اور یہ سمجھے کہ نظام کا یہ تقاضا ہے' جا کر بھری مجلس میں ان کو اٹھوا دیا۔ اب جو اندر داخل ہو چکا تھا اس وقت ان کا کام یہ تھا کہ افسر بالا کو بتاتے کہ فلاں صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کیا حکم ہے؟ اور اپنے ہاتھ میں اس فیصلہ کو نہ لیتے اور ویسے بھی جب ایک آدمی داخل ہو چکا ہے تو اس وقت اس کو اٹھانا اور بات ہے اور جب نظام کی طرف سے ہدایت بھی کوئی نہیں ہے کہ چونکہ ایک شخص کو سزا ملی ہوئی ہے۔ ایک شخص سے چندہ نہیں لیا جارہا تو اس لئے اس کو جلسے میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ ایسے فیصلے جو مبہم بنے رہیں اس میں نظام کا تقاضا نہیں ہے کہ آپ اپنی طرف سے خود فیصلہ کریں۔ اس میں نظام کا تقاضا یہ ہے کہ کچھ نظر رکھیں اور اس عرصے میں پیغام بھیج کر یا متعلقہ افسر کو مطلع کر کے اس سے راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کریں اور افسر بالا کا بھی یہ کام ہے کہ وہ حُسن خُلق سے پیش آئے اور لوگوں کی ٹھوکر کا موجب نہ بنے۔ جماعت احمدیہ دل جیتنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس بنیادی حقیقت کو تو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے اور نظام جماعت کی متابعت اگر دل ٹوٹتے ہوں تو ہر کارکُن کا فرض ہے کہ وہ اپنی جان پر زیادہ سے زیادہ تکلیف لے لے اور دل توڑنے سے گریز کرے اور نظام کے تقاضے کو اس طرح سرانجام دے کہ اس کے دل کو بے شک تکلیف

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکی وزیر خارجہ کے دورہ مشرق وسطیٰ کی ناکامی

امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ کا دورہ مشرق وسطیٰ ختم ہو چکا ہے اور وہ واپس امریکہ جا چکی ہیں۔ انہوں نے امریکہ واپس جا کر ایک بیان دیا ہے جو اس اعتراف کے مترادف ہے کہ ان کا یہ دورہ ناکام رہا ہے اور وہ کوئی قابل ذکر کام اس دورہ میں سرانجام نہ دے سکیں۔ ویسے تو دنیا بھر کے اخبارات اور دانش ور اس بات کا برملا اظہار کر رہے تھے کہ ان کا یہ دورہ ناکام رہا ہے لیکن اب تو خود انہوں نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے اور اس ناکامی کی وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں اصل بحران اعتماد کا ہے اور یہ بحران میرے تصور سے زیادہ سنگین نکلا۔ البرائٹ نے کہا ہے کہ اسرائیل اور فلسطین میں مفاہمت کے معاہدہ امن کا فوری طور پر کوئی امکان نہیں۔ اور یہ کام چنداں آسان بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اصل ذمہ داری تو عربوں اور اسرائیل کی ہے کہ وہ اس اعتماد کو بحال کرنے کے لئے سخت فیصلے کریں۔ تاکہ امن مذاکرات دوبارہ شروع کئے جا سکیں اور علاقے میں امن قائم ہو سکے البتہ امریکہ اس سلسلے میں ہر قسم کی مدد دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو مشرق وسطیٰ کے علاوہ بوسنیا، کمبوڈیا اور روس کے معاملات پر بھی توجہ دینی ہوتی ہے اس لئے وہ اپنا سارا وقت مشرق وسطیٰ کے معاملات کے لئے وقف نہیں کر سکتا جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ دوبارہ جلد مشرق وسطیٰ میں جائیں گی تو انہوں نے کہا کہ اگر میرے جانے سے کوئی فائدہ ہو سکتا ہو۔ یا کوئی مسئلہ حل ہو سکتا ہو تو میں جانے کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ مفاہمت کے لئے اپنا کوئی فارمولا مسلط نہیں کرے گا۔

اردن کے شاہ حسین اور مصر کے صدر حسنی مبارک نے ان سے ملاقات کے بعد کہا کہ امریکی وزیر خارجہ نے حالیہ دورے کے بعد جو کچھ تجویز کیا ہے وہ ان کی کم معلومات کا آئینہ دار ہے۔ جبکہ یاسر عرفات کا خیال ہے کہ وہ مسئلہ کے حل کے لئے کوئی نیا نظریہ لے کر نہیں آئیں۔ اور یاسر عرفات نے مسز البرائٹ سے ملاقاتوں کے بعد بھی جنگ کی دھمکی دی ہے جبکہ فلسطینیوں کے علاقے میں یہودی بستیاں بسانے کے اشتعال انگیز اقدامات رکوانے کے لئے بھی انہوں نے کوئی اہتمام کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ محض نتن یاہو کا نمائندہ بن کر ان کے پیغامات ہی یاسر عرفات کو پہنچائے ہیں۔

○○○

وسط ایشیا مسلم ریاستوں کی کانفرنس

وسط ایشیا میں سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے والی پانچ مسلم ریاستوں ازبکستان تاجکستان ترکمانستان کرغیزستان اور قازقستان کی ایک وزارتی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ان ریاستوں نے مشترکہ مفادات اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ اس اجلاس میں ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے مسئلے پر بھی تفصیلی طور پر غور کیا گیا۔

کانفرنس کے اختتام پر ان پانچ ریاستوں کے وزرائے خارجہ نے ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جس میں اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وسط ایشیا میں ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی لگائی جائے اور اس علاقے کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک خطہ قرار دیا جائے اعلامیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس خطے میں یورینیم کو محض پر امن مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے انہوں نے اعلان کیا کہ وہ خود بھی ایٹمی فضلے کو ضائع کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس کے لئے متعلقہ اداروں اور عالمی برادری کو ضروری امداد بہم پہنچانی چاہئے۔

جمہوریہ ازبکستان کے سربراہ اسلام کریموف نے اس علاقے کی تمام ریاستوں سے اپیل کی کہ خطے میں پیدا ہونے والے ایٹمی ایندھن پر کڑی نظر رکھی جائے تاکہ اسے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے لئے استعمال نہ کیا جا سکے۔

○○○

افغانستان کی خانہ جنگی

چند دن ہوئے خبر آئی تھی کہ طالبان نے مزار شریف سے چند کلومیٹر دور طالبان مخالف اتحاد کے زیر کنٹرول ایک ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد مزار شریف پر دھاوا بول دیا جہاں گھمسان کا رن پڑا۔ لیکن طالبان مزار شریف پر اپنا قبضہ قائم نہ رکھ سکے۔ اور انہیں پسپا ہونا پڑا۔ طالبان نے اس لڑائی کے دوران الزام لگایا کہ تاجکستان اپنے ہوائی اڈے طالبان مخالفین کے ہوائی جہازوں کو استعمال کرنے کی اجازت دے رہا ہے۔ اسی طرح روس پر بھی یہ الزام لگایا گیا کہ روس طالبان مخالف اتحاد کو دور مار میزائل فراہم کر رہا ہے۔

اب پھر طالبان نے مزار شریف پر نیا حملہ کیا ہے۔ اور طالبان کے دعوے کے مطابق انہوں نے مخالفوں کی دفاعی لائن اور مورچے تباہ کر دیئے ہیں۔ اور وسیع علاقے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور مخالف فوج کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔

یاد رہے کہ طالبان کے مزار شریف پر پہلے حملے کے دوران بھی مزار شریف میں لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا تھا جس کا نشانہ خاص طور پر امداد دینے والی ایجنسیاں ہی تھیں جن میں ریڈ کراس بھی شامل تھی۔ ان کی گاڑیاں اور ان کا سامان جو انہوں نے امداد دینے کے لئے جمع کر رکھا تھا لوٹ لیا گیا۔ اب پھر مزار شریف میں جنگ کی وجہ سے اقوام متحدہ اور ہلال احمر کی طرف سے امدادی کارروائیاں معطل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام عملے کو عارضی طور پر واپس بلا لیا گیا ہے اور مزار شریف کے تمام متحارب گروپوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اقوام متحدہ سے تعاون کریں۔ اقوام متحدہ کی خاتون ترجمان سارہ رسل نے کہا ہے کہ مسلح افراد نے مزار شریف میں اقوام متحدہ کے دفاتر میں لوٹ مار کی ہے اور کروڑوں روپے کی گاڑیاں اور لاکھوں ڈالر کا سازوسامان اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ حالات معمول پر آنے سے پہلے کسی صورت بھی اپنے سٹاف کو واپس نہیں بھیجے گا۔ ہلال احمر نے بھی اپنی سرگرمیاں معطل کرنے کا اعلان کیا ہے اور مزار شریف سے اپنے تمام کارکنوں کو واپس بلانے کا اعلان کیا ہے۔

دریں اثناء اقوام متحدہ کے افغانستان کے لئے خصوصی مشن کے سربراہ ڈاکٹر نار برٹ ہال نے تمام گروپوں کو ایک مراسلے میں واضح کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے سٹاف اور غیر سرکاری سماجی تنظیموں نے انسانی بنیادوں پر امداد کا کام کیا ہے۔ لیکن اب وہاں ان ایجنسیوں کے سامان کی لوٹ مار اور امن و امان کی خراب صورت حال کے پیش نظر اور مطلوبہ سامان کی عدم فراہمی کے باعث اپنی تمام تر سرگرمیاں معطل کر دی ہیں۔

○○○

مسز البرائٹ کا دورہ مشرق وسطیٰ اور ایران

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ کے دورہ مشرق وسطیٰ کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے ایران کے اخبار تہران ٹائمز نے لکھا ہے کہ البرائٹ کے دورے کے اصل مقصد عربوں کو دوحہ میں ہونے والی اکنامک کانفرنس میں شرکت کرنے پر آمادہ کرنا تھا۔ اور اس کانفرنس کا اصل مقصد علاقے پر اسرائیل کی اقتصادی بالادستی قائم کرنا تھا۔ لیکن عرب سربراہوں جن میں سعودی عرب عرب امارات اور مصر جیسے ممالک شامل ہیں نے اس کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ جس سے ان کے دورے کی ناکامی صاف ظاہر ہے۔

علاوہ ازیں خلیج عرب ممالک کے اخبارات نے بھی امریکی وزیر خارجہ البرائٹ کے حالیہ دورہ مشرق وسطیٰ کو ناکام قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ اسرائیل اور شام میں بھی امن مذاکرات شروع کروانے اور اسرائیل کی جانب سے فلسطینی علاقوں کی ناکہ بندی ختم کروانے میں ناکام رہی ہیں اور نہ ہی عرب ممالک کو دوحہ اکنامک کانفرنس میں شمولیت پر آمادہ کرنے پر کامیاب ہو سکی ہیں۔

○○○

ایران امریکہ تعلقات کی بحالی

ایران میں انتخابات کے بعد جب سے نئے صدر محمد خاتمی برسراقتدار آئے ہیں ایران کی حکومت تمام دنیا سے اپنے تعلقات کو استوار کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ سعودی عرب سے بھی ایران کے تعلقات میں مثبت تبدیلی آئی ہے اور یورپین یونین سے اس کے جو تعلقات اس سال کے شروع سے ازحد خراب ہو گئے تھے ان کو بھی دوبارہ بحال کرنے کے لئے دونوں طرف سے اچھے جذبات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

آج سے کچھ عرصہ قبل کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ امریکہ کے ساتھ بھی ایران کے تعلقات کبھی بہتر ہو سکتے ہیں لیکن اس سلسلے میں بھی ایران کے صدر اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں اور امریکہ میں بھی ان کی پذیرائی ہو رہی ہے۔

اب ایران کے وزیر خارجہ کمال فرازی نے کہا ہے کہ ان کا ملک امریکہ کے ساتھ سفارتی تعلقات کی بحالی کے سلسلے میں بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ خبر آل انڈیا ریڈیو نے دی ہے۔ ریڈیو نے بتایا ہے کہ ایران کے نئے وزیر خارجہ کمال فرازی نے اپنے عہدے کا چارج لینے کے بعد پہلی پریس کانفرنس تہران میں منعقد کی۔ اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سفارتی تعلقات کے قیام کا انحصار امریکہ پر ہے کیونکہ اسے ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کے متعلق اپنی پالیسی بدلنی ہو گی۔ لیکن افسوس ہے کہ امریکہ نے اپنی روش میں ابھی تک کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی اور جو شرائط اس سلسلے میں امریکہ پیش کر رہا ہے وہ ناقابل قبول ہیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے لئے مذاکرات شروع کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ ایران مغربی ایشیا میں امن کے عمل پر اپنی مخالفت بین الاقوامی دہشت گردی کی مبینہ حمایت اور تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری ترک کر دے۔

○○○

بھارت میں کرپشن

بھارت میں کئی بڑے بڑے سیاسی لیڈروں کے خلاف کرپشن کے مقدمات عدالتوں میں چل رہے ہیں جن میں سابق وزیراعظم وی۔ پی نرسیماراؤ تک ملوث ہیں۔ اسی طرح کا ایک کیس حوالہ سکینڈل کے نام سے مشہور ہے۔ جو کہ دہلی ہائی کورٹ میں سنا جا رہا تھا۔ اب عدالت عالیہ نے 4 مرکزی وزیروں نٹور سنگھ' ہرموہن دمن' ایل۔ پی۔ ساہی' اور راجیہ سبھا کے رکن رنجیت سنگھ کو 85 کروڑ روپے کے حوالہ سکینڈل سے بری کر دیا ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق خصوصی جج وی۔ وی گپتا نے اپنے حکم میں کہا ہے کہ کیس میں ملزموں کے خلاف مقدمے کی مزید سماعت کے لئے مناسب ثبوت نہیں ہیں۔ عدالت نے اس کیس میں چار جین برادران کو بھی بری کر دیا ہے۔

یاد رہے کہ کافی عرصہ پہلے بھارت کی تفتیشی ایجنسی نے ایک تاجر جین نامی کے گھر کی تلاشی کے دوران ایک ڈائری پکڑی تھی جس میں بہت سارے سیاست دانوں اور دیگر لوگوں کے نام درج تھے جنہوں نے رشوت وصول کی تھی۔ اسی کی بناء پر عدالت میں ان میں سے اکثر لوگوں کے خلاف مقدمات چل رہے تھے۔ یہ کیس بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ ایک واقف نو عزیز باسل احمد ابن مکرم محمد انور چیمہ صاحب' دار الرحمٰن کالونی کسی چیز کے کاٹنے سے بہت بیمار ہیں۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبد الرحمان عزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بعارضہ رعشہ بیمار ہیں احباب سے موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ حلقہ جنوبی چھاؤنی لاہور کا یہ غیر معمولی اجلاس منعقدہ 29- اگست اپنے قابل صد احترام صدر مکرم کرنل محمد طیب صاحب کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مکرم طیب صاحب ایک نہایت مخلص' فعال اور محنتی صدر حلقہ تھے۔ ان کی وفات کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس کو پر کردے۔ آمین۔

مکرم طیب صاحب کے اخلاص اور شب و روز محنت کا شاہکار "کڑک ہاؤس" ان کی نیک یادیں ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود سہارا بن جائے۔ آمین۔

ہم ہیں ان کے اہل خانہ کے غم میں شریک

اراکین عاملہ جماعت احمدیہ حلقہ جنوبی چھاؤنی لاہور

شکریہ احباب

○ خاکسارہ کے شوہر محترم چوہدری رشید احمد زیروی صاحب ایم اے بی ایڈ (دفتر وکیل الدیوان واقف زندگی)، بقضائے الٰہی بوجہ ہارٹ اٹیک کے 25- جولائی 1997ء بروز اتوار صبح 3 بجے کے قریب وفات پا گئے۔ بہت سے عزیز و اقارب نے ربوہ اور دیگر دوسرے شہروں سے آکر تعزیت فرمائی۔ اور بہت سی بہنوں اور احباب کرام نے خطوط لکھے۔ میں میرے بچے اور اہل خاندان ان تمام لوگوں کے شکر گزار ہیں کہ ہمارے غم میں برابر شریک ہوئے اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ اور محترمہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ بمع اپنے بیٹے بیٹی اور بہو کے ساتھ تشریف لائیں اور پیارے بھرے انداز میں تسلی دی۔ ہم سب ان کے بھی شکر گزار ہیں۔ آخر میں درخواست دعا کرتی ہوں کہ میں بھی بیمار ہوں۔ اس کے علاوہ میری بڑی بیٹی عزیزہ محمودہ سعدیہ نے بی اے کے امتحان ان دنوں دیئے جب ان کے والد صاحب کی وفات ہوئی۔ بچی کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اسے کامیابی عطا کرے۔ مجھے میرے بچوں امی جان اور زیروی صاحب کی بہنوں اور بھائی کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ شکریہ بیگم رشید احمد زیروی

مجاہدین تحریک جدید سے ایک ضروری درخواست

○ امسال مرکز کے اعلان کے مطابق جماعتوں میں اللہ نے چاہا تو 26- ستمبر تا 3- اکتوبر ہفتہ تحریک جدید منایا جائے گا ہر مخلص احمدی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قدم قدم پر ثواب کے مواقع بہم فرمائے ہیں۔ اگر چندہ خود سیکرٹری کے گھر جا کر ادا کیا جائے تو اس چندے سے کہیں زیادہ ثواب مترتب ہوتا ہے جو مطالبہ پر دیا جائے اس لئے اس ہفتہ میں مجاہدین کوشش فرمائیں کہ مطالبہ سے پہلے ہی سیکرٹری صاحب کے پاس جا کر چندہ ادا کیا جائے۔

دوسرے یہ کہ متعدد جماعتوں نے ابھی تک اپنے ٹارگٹ (جن کو بجا طور پر مرکز کی ضرورت کہنا چاہئے) پورے نہیں کئے اس لئے مجاہدین اگر اپنی موعودہ رقم سے کچھ زیادہ ادائیگی کردیں تو یہ رضائے الٰہی کے حصول کا انمول موقعہ ہے کیونکہ مرکز کی ضرورت کو رضاکارانہ طور پر پورا کرنا یقیناً رضائے الٰہی کا موجب ہوگا۔

تیسرے یہ کہ جملہ وصول شدہ رقوم 15- اکتوبر تک داخل خزانہ کروادی جائیں تاکہ ہر جماعت کی مساعی کا نتیجہ سالانہ رپورٹ میں شامل ہو جائے جو ہمارے محبوب امام کی خدمت میں اختتام سال سے پہلے پیش کی جاتی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

گلشن احمد نرسری

○ تزئین ربوہ کمیٹی کے زیر اہتمام خدا تعالیٰ کے فضل سے گلشن احمد نرسری اہل ربوہ کی خدمت کے لئے ہر سال ضرورت اور موسم کے مطابق پودے تیار کرتی ہے اور احباب کرام کثیر تعداد میں یہاں سے ارزاں نرخوں پر پودے حاصل کرتے ہیں۔ امسال بھی شجرکاری کا موسم شروع ہے۔ اور گلشن احمد نرسری میں ہر قسم کے پودے آپ کے منتظر ہیں۔

اس نرسری میں سایہ دار پودے نیم' بکائن' سکھ چین سفیدہ وغیرہ اور پھولدار اور پھلدار پودے دستیاب ہیں۔ اسی طرح ہر قسم کی بیلیں جو دیواروں اور چھتوں کی زینت بنتی ہیں اور پھولدار گملے مہیا ہیں۔ احباب کرام سے گذارش ہے کہ وہ اس موسم میں زیادہ سے زیادہ پودے حاصل کر کے اپنے گھروں میں اور ماحول میں لگائیں اور ربوہ کی تزئین میں اضافہ کریں۔ امید ہے آپ منظم سکیم کے تحت شجرکاری مہم میں بھرپور اور فعال حصہ لیں گے۔

سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی

امداد طلباء
مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 5

پہنچ رہی ہو لیکن جس پر وہ نظام جاری کرنا ہے اس کو کم سے کم تکلیف پہنچے یا نہ پہنچے۔ یہ ایک سلیقہ ہے جو اللہ تعالیٰ طرف سے انعام کے طور پر بعض لوگوں کو ودیعت ہوتا ہے اور بعض لوگوں کو سکھانا پڑتا ہے لیکن اگر باشعور طور پر انسان ان باتوں کو سمجھ کر اپنے مزاج کو ان چیزوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے تو ناممکن نہیں ہے۔ لوگ تربیت سے آہستہ آہستہ سُلجھ جاتے ہیں۔ بہرحال کوشش یہی کرنی چاہئے کہ آپ کسی کی ٹھوکر کا موجب نہ بنیں اور دل شکنی کا موجب نہ بنیں اور اگر توازن اس طرح کا خطرناک ہو کہ ایک طرف کسی قسم کا خطرہ درپیش ہو اور دوسری طرف ٹھوکر کا مسئلہ ہو تو یہ وہ صورت حال ہے جس کی فوری طور پر بالا افسر کو اطلاع کرنی ضروری ہے' یہی حل ہے۔ اور اس وقت تک نگرانی رکھیں جب تک آپ نگرانی رکھ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا کی خواہش کے مطابق عمل کرنے والا بنائے اور پیارے آقا کو صحت و تندرستی والی لمبی پُر سکون زندگی عطا فرمائے۔ اور آپ کی کامیاب و کامران مراجعت کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

فری ڈسپنسری اور ڈاکٹر حضرات کیلئے ہومیوپیتھک ادویات پر خصوصی رعائت
ربوہ میں ہومیو ادویات کے واحد ہول سیل ڈیلرز
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز نزد بیت راجیکی ربوہ فون 766

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ
کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لئے آپ کا شوروم
الرّحیم نمبر جیولرز
خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی
فون 3442 - 664 - 664-0231
فیکس 6643299 (21 - 92)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کی ترقی مانگ تانگ کے ذریعہ ممکن نہیں۔ ڈاکٹر اے کیو خان لیبارٹریز کے زیر اہتمام سمپوزیم سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو مہنگا ساز و سامان آج ہم خریدتے ہیں وہ کل متروک ہو جاتا ہے اس طرح ہم دوسرے ملکوں کے محتاج رہتے ہیں۔ علم و ہنر کو وسعت دینے کے سوا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو عالمی سطح پر ایٹمی ٹیکنالوجی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ جدید اور پسماندہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں فرق بڑھ رہا ہے۔ ٹیکنالوجی کی منتقلی اور اس کا حصول ہمارے لئے بدستور ایک خواب ہے۔ سائنسی امور کی بنیاد وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نیویارک پہنچے تو اعلیٰ حکام۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں اور پاکستانیوں کی بڑی تعداد نے استقبال کیا۔ وزیراعظم جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان سے بھی ملاقات کریں گے۔ وزیراعظم کے ہمراہ بیگم عابدہ حسین، رکن قومی اسمبلی اعجاز الحق اور اسفند یار ولی بھی امریکہ گئے ہیں۔

○ شیخوپورہ گرڈ سٹیشن میں خوفناک آتشزدگی سے لاہور سمیت کئی شہر تاریکی میں ڈوب گئے۔ آگ گرڈ سٹیشن کے ٹرانسفارمر کو لگی جس سے فیصل آباد گرڈ سے لاہور آنے والی 5 سو کے وی کی ہائی ٹرانسمشن لائن متاثر ہوئی۔ صوبائی دارالحکومت میں نصف گھنٹہ بجلی بند رہی۔

○ وزیراعظم نواز شریف امریکہ جاتے ہوئے ایک دن پیرس ٹھہرے۔ انہوں نے پیرس میں مصروف دن گزارا۔ شاپنگ کی۔ برگر کھائے۔ معروف ثقافتی سیکٹر "لیڈو" میں پروگرام بھی دیکھے۔ مگر صدر شیراک سے ملاقات نہ ہو سکی۔ فرینڈز آف بھٹو انٹرنیشنل کے چیئرمین نے فرانسیسی صدر اور اداروں کو انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے آگاہ کرکے وزیراعظم پاکستان سے ملاقات نہ کرنے کی اپیل کی تھی۔ فرانس کے صدارتی محل نے رابطہ پر ملاقات سے لاعلمی کا اظہار کیا جبکہ حکومت کی طرف سے گزشتہ چند دنوں سے ملاقات کے بارے میں مسلسل خبریں شائع ہو رہی تھیں۔

○ ہائی کورٹ سے ضمانت کے بعد متعدد شخصیات ملک سے فرار ہو گئی ہیں۔ صرف ایک ہائی کورٹ سے ضمانت کرا کے 34 ملزم فرار ہو گئے۔ سپیشل جج نے مفرور ملزموں کے جمع کرائے گئے بانڈز منگوا لئے ہیں۔ کئی ملزم 20۔ جنوری کے بعد عدالتوں میں حاضر نہیں ہوئے۔ وفاقی حکومت کے سپیشل جج (سنٹرل) نے ہائی کورٹ کے رجسٹرار کو صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے۔

○ مؤتمر عالم اسلامی بین الاقوامی کانفرنس اسلام آباد میں 23۔ سے 25۔ ستمبر تک منعقد ہو گی۔ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری اجلاس سے خطاب کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ گجرال کی کمزور حکومت مسئلہ کے حل کے لئے بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی۔ انہوں نے کہا ہے کہ کلنٹن مقبوضہ کشمیر میں قیدیوں کی رہائی کے لئے گجرال پر دباؤ ڈالیں گے۔ صدر کلنٹن کے نام خط میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت مسئلہ کشمیر پر بات چیت کے لئے اقدامات کرے۔

○ حکومت نے رواں مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں مزید پانچ ارب روپے کی کمی کر دی ہے۔

○ حکومت نے احتسابی عمل کو موثر بنانے اور رشوت خوروں ٹیکس چوروں اور قومی دولت لوٹ کر بیرون ملک فرار ہونے والوں کے خلاف قانون سازی کا فیصلہ کیا ہے۔ بدعنوان ارکان اسمبلی کو نااہل قرار دیا جائے گا۔

○ مزار شریف پر طالبان نے مخالفین کا بڑا حملہ پسپا کر دیا ہے۔ جنرل دوستم کے 50 فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ کامونکی میں چھ ڈاکو ضلع ٹیکس عملہ کا روپ دھار کر ٹرک ڈرائیور اور مالک کو رسیوں سے باندھ کر ہزاروں روپے اور ٹرک کو 9 لاکھ روپے کے مال سمیت لے کر فرار ہو گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 52 اجلاس کے موقعہ پر پاکستان بھارت کے درمیان زبردست سفارتی مقابلے کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ بھارت سلامتی کونسل کا رکن بننے کے لئے اس کے مستقل ارکان کی تعداد بڑھانے کی مہم چلا رہا ہے۔ جرمنی اور جاپان بھی اس کے ہمنوا ہیں۔ پاکستان علاقائی نمائندگی میں اضافہ کے لئے غیر مستقل ارکان کی تعداد 10 سے بڑھا کر 16 کرانا چاہتا ہے۔ پاکستان کی اس تجویز کو امریکہ اور دیگر مستقل ارکان کی حمایت حاصل ہے۔

○ ہائی کورٹ نے صوبائی حلقہ 132 کا ضمنی الیکشن روک دیا ہے۔ حلقہ میں امن و امان کی صورت حال خراب ہے۔ پنجاب حکومت نے بھی الیکشن ملتوی کرانے کی درخواست کی تھی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم برے وقتوں کی ساتھی ہے۔ اس کے خلاف اپریشن نہیں ہو گا۔

○ جمیعت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا محمد اجمل قادری نے کہا ہے کہ بیت المقدس کی زیارت کے لئے اسرائیل گیا تھا۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا کے لاکھوں مسلمان ہر سال بیت المقدس کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ حکومت پاکستان بھی اس کا انتظام کرے۔ بیت المقدس پر قابض حکومت سے پاکستان کے سفارتی تعلقات نہ ہونا زیارت بیت المقدس میں روکاوٹ نہیں ہونا چاہئے۔

○ کراچی میں دہشت گردی کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والے مولانا انیس الرحمٰن درخواستی کو دین پور میں دفن کر دیا گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے کرنل سمیت 30 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ مرنے والوں میں بلیک کمانڈوز بھی شامل ہیں، فوج نے ہوٹلوں میں مسافروں کے ٹھہرنے پر پابندی لگا دی ہے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ ایرانی کیڈٹوں کا قتل بین الاقوامی سازش ہے۔

دہشت گردی پر آہستہ آہستہ قابو پایا جا رہا ہے سانحہ راولپنڈی حکومت کی ناکامی نہیں۔ ایکٹ 75ء کے تحت چاروں صوبائی عدالتیں بدستور کام کر رہی ہیں انہیں ختم نہیں کیا جا رہا ججوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر دو سال کم نہیں ہوگی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

ضرورت ڈرائیور / چوکیدار
ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم میں مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں:
① ڈرائیور: عمر 35 تا 45 سال۔
② چوکیدار: عمر 35 تا 45 سال سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔
درخواستیں بمعہ تصدیقی روانہ کریں:
"پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر 18- جی۔ ٹی- روڈ
جہلم"
فون: 0541-622428 & 29
فیکس: 0541-622349

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم
فون رہائش 7582408

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 04524-211806
رہائش شہر: 04524-211883
گاؤں: 04524-22238

• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور • ٹرپل جارجٹ کے بر قعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 6-A گیلری 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379